مدارس میں پڑھنے والے معصوم طلباء نے آج دنیا کی سپرطاقتوں کی مخالفت کے باوجود ایک اسلامی حکومت قائم کرلی ۔ تو اس پر یہ مروڑ کیوں ؟ آخر میں ہم جنرل حمید گل صاحب اور اعجاز الحق صاحب کیطرف سے یہاں دارالعلوم حقانیہ آکر طالبان کی حمایت کرنے پرمبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور حکومت پاکستان کا طالبان کے حکومت کو تسلیم کرنے میں " تاخیر" بلکہ نہ "چاہنے" کے باوجود بھی بالآخر طالبان کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کرنے پر ہم اس اقدام کو سراہتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ سعودی عرب اور متحدہ امارات کی جانب سے طالبان حکومت کو تسلیم کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ باقی عالم اسلام کو بھی اسکو تسلیم کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔

گذشتہ دوماہ سے عالم اسلام کا نشیمن ، برق حوادث وآفات کی زد میں ہے ۔ ابھی منیٰ کے جاں سوز واقعہ فاجعہ کے غم کی تپش سرد نہیں ہوئی تھی ، جس میں کہ ھزاروں کی تعداد میں حجاج کرام بے سروسامانی کی حالت میں صرف احرام کی دوسفید چادروں میں شعلوں کی زد میں آکرجاں بحق ہوگئے تھے ۔ اس دل گدازجاں سوز اور جگرخراش واقعہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے ۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس حادثے کے پس منظر میں کئی وجوہات اور اسباب وعلل کارفرماہیں ۔ مثلاً حجاج کرام کی بے پروائی اور غفلت اور باوجود منع کرنے کے گیس سلینڈر لیجانا بھی ایک بڑا سبب ہے ۔ اور اسکے ساتھ چند "اشرار" کی " ریشہ دوانیوں" کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ۔ اور ہر چند کہ سعودی حکام حجاج کی ہرممکن خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں ۔ لیکن اس موقع پر وہ انتظامات نہیں کئے گئے اور وہ تدابیر اختیار نہیں کی گئی تھیں جو لازمی تھیں ۔ اور انتہائی افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ حرمین شریفین اور حجاز ،منیٰ میں بھی مغربی تہذیب وتمدن بذریعہ ڈش انٹینا اور ٹی وی کی وساطت سے اپنے برگ وبار پھیلا چکی ہے۔ کیا عجب کہ یہ قدرت کیطرف سے ہمارے لئے ایک تازیانہ عبرت ہو ۔اسکے بعد زلزلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں بہت زیادہ افراد لقمہ اجل بن گئے ۔

اور ابھی اسکے جھٹکوں سے سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے کہ ہندوستان سے یہ جگر پاش خبرآئی کہ فخر العلماء بقیۃ السلف ادیب بے بدل محدث کبیر مناظر اسلام اور ماہنامہ " الفرقان" کے مدیر حضرت مولانا محمد منظور نعمانی قدس اللہ سرہ العزیز جوکہ " قافلہ عشاق" کے آخری سپہ سالاروں میں تھے ۔وہ بھی داغ مفارقت دے گئے ۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں　　کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

مولانا نعمانیؒ مرحوم کیا تھے ؟ آپکی شخصیت تو وہ گوہرتابدار تھی جو کسی تعارف وتعریف کی محتاج نہیں ۔ آپ نے اپنی ساری زندگی خدمت دین متین کیلئے وقف کی تھی ۔ اور عمر بھر مختلف محاذوں پر مصروف کار رہے ۔ آپ کا شہرہ آفاق ماہنامہ " الفرقان" آپ کی فکری ، علمی اور قلمی کاوشوں کی جولانگاہ رہا ، اور ساتھ ہی ساتھ ترویج سنت واحادیث، تبلیغ اسلام ، علوم قرآنیہ کی تشہیر اور اصلاح امت کی ہر تحریک اور ہر کوشش میں پیش پیش رہے ۔ اور آپ نے اپنے وقت میں اکابرین دیوبند پر لگائے گئے الزامات واتہامات کاکامیاب دفاع کیا تھا ۔ آپ کئی اعلیٰ کتابوں کے مصنف تھے ۔ خصوصاً احادیث رسولﷺ اللہ کا ایسا عام فہم ذخیرہ عام اردودان طبقہ کے لئے پیش کیا ، یعنی سات جلدوں میں معارف الحدیث جس کی نظیر نہیں ملتی ۔ پھر آخری وقت میں آپ نے انقلاب ایران پر " معرکتہ الآراء" کتاب لکھ کر اس "انقلاب" اور اس انقلاب کے بانی" خمینی" کی حقیقت عالم اسلام پر واضح کردی ۔ حضرت مرحوم کی شخصیت ہم جیسے تہی دامنوں کیلئے ایک درس عبرت اور مشعل راہ ہے ۔ پھر اسی ماہ محرم میں ایک اور جلیل القدر ہستی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے محب صمیم اور دارالعلوم حقانیہ کے انتہائی مخلص جناب حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نوراللہ مرقدہ ہم سے جدا ہوگئے ۔ حضرت قاضی صاحبؒ کا دارالعلوم اور بالخصوص داداجان حضرت قائد شریعت شیخ الحدیث بانی وموسس دارالعلوم حقانیہ مولانا عبدالحق صاحبؒ کے ساتھ جو انس وتعلق رہا اور والد گرامی سے جوشفقت تھی وہ بیان سے باہر ہے ۔ آخری وقت تک دارالعلوم حضرت والد صاحب اور الحق کے ساتھ ان کا تعلق قائم رہا ۔۔۔۔۔۔ ۔

امت مسلمہ کی یہ بدنصیبی ہے کہ اس کی کشتی ایسے ناگفتہ بہ حالات کے گرداب میں پھنس گئی ہے کہ اسکے نکالنے والے" ناخدا" بھی ایک ایک کرکے" بحرفنا میں گم ہوتے جارہے ہیں"۔ آج کے اس دور ظلمات میں آخر کس کو مشعل راہ قرار دیا جائے ۔ آہ اس دور وحشت کے تپتے ہوئے صحرا میں کوئی سائباں تو ہوتا جس کے سایہ عافیت کے نیچے امت پناہ لیتی ۔ آسمان علم وعرفان کے یہ آفتاب وماہتاب ایک ایک کرکے غروب ہوتے چلے جارہے ہیں ۔ اس طرح سے اکابر امت کا اس دنیا سے اٹھ جانا پورے عالم انسانیت کے لئے ایک عظیم المیہ ہے اور گویا اب یہ عالم دوریتیمی سے گزر رہا ہے ۔ اور یوں یوں عالم سونا ہوتا جارہا ہے ۔ آج ان قدسی صفات ہستیوں کی تلاش میں آخر کس سمیت میں چراغ رُخ زیبا لیکر چلا جائے ۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لیکر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لیکر

راشدالحق سمیع یکم جون ۱۹۹۷ء

مرتب مولانا سید یوسف شاہ حقانی

فتح طالبان دارالعلوم حقانیہ میں تقریب تشکر
مولانا سمیع الحق، جنرل حمید گل اور اعجاز الحق کی تقاریر

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے "یوم تشکر" کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں افغان جہاد کے ہیرو جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب، پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر جناب اعجاز الحق صاحب (ایم۔ این۔ اے) اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ روداد تقریب نذر قائین ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ، میرے انتہائی واجب الاحترام معزز مہمانان گرامی مجاہد افغانستان جنرل حمید گل صاحب اور شہید افغانستان شہید اسلام جنرل ضیاء الحق کے فرزند رشید جناب اعجاز الحق صاحب، جناب عرفان صدیق اور میرے معزز صحافی ساتھیوں، اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم بھائیو! یہ کوئی باضابطہ پروگرام نہیں تھا، اچانک اس مجلس کا انعقاد ہوا ہے۔ کل ظہر کے بعد جو انعام اللہ نے فرمایا وہ افغانستان کا ایک اہم اور حساس علاقہ شمالی افغانستان کا مرکز مزار شریف اور دیگر علاقے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ اور اس ساری جہاد کی دوران جو انتہائی شرمناک خبیث ترین کردار کمیونسٹوں کا پروردہ رشید دوستم تھا جس کا نام تاریخ میں شرم سے لکھا جائے گا۔ جنرل رشید دوستم کو اللہ نے خائب وخاسر کرکے ملک سے نکال دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴، ۱۵ سال سے جو طویل جہاد اور جدوجہد شروع ہے۔ کل اسکا انتہائی عظیم الشان حسن خاتمہ ہوا۔ کمیونسٹوں کے عزائم خاک میں مل گئے۔ اور جو جہاد ابتک انتہائی خطرات میں تھا۔ اس ساری جنگ اور تحریک طالبان کو بھی لوگ خدشات کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ کہ پتہ نہیں اس کا کیا انجام ہوگا اور خیال تھا کہ شاید یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ افغانستان علاقائی یا لسانی بنیادوں پر تقسیم ہوجائے ہمیں بھی آخر تک خطرہ تھا کہ یا اللہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ دشمن ہمارے اندر اختلافات پیدا کرے اور کہیں فارسی پشتو کے مسئلہ نہ اٹھائیں۔ تاجکستان اور یہ علاقے فارسی گو ہیں۔ یہ سارے خطرات آخر تک تھے۔ کچھ لوگوں نے اسے اچھالا بھی کہ طالبان تنظیم صرف پٹھانوں کی نمائندہ ہے۔ طالبان چیخ چیخ

کر کہہ رہے تھے کہ بھائی ہمارا کسی گروہ سے کسی لسانی علاقے سے تعلق نہیں ہے۔ مگر ہمیں تو پتہ تھا کہ طالبان کی تحریک میں پشتو بولنے والوں سے زیادہ ازبک زبان تاجک زبان فارسی بولنے والے تھے۔ لیکن دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان تقسیم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کل کی فتح کے بعد وہ سارے منصوبے، ساری سازشیں اور سارے عزائم بھی ناکام کردیے۔ الحمدللہ اب افغانستان ایک مٹھی ہے اور جسد واحد بن کر اسلام کے لئے مضبوط قلعہ انشاء اللہ ثابت ہوگا۔ یہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ آج پورے عالم اسلام کو جشن منانا چاہئیے تھا۔ کہ اس عظیم الشان جہاد کو جو تباہی کے دانے پر پہنچ گیا تھا، اس کو اللہ نے پھر بچادیا۔ اسکے نتائج اللہ تعالیٰ نے پھر ظاہر کردیئے۔ پورے عالم اسلام کو یوم تشکر منانا چاہیے۔ یہ حقیقت میں روس کا سقوط ہے اور وہ سازشوں کی وجہ سے خطرات میں تھا۔ اللہ نے کل اسکو تکمیل تک پہنچادیا۔ آج طالبان کی یہ فتح مجاہدین کی جتنے بھی گروہ تھے ان سب کی فتح ہے۔ جن لیڈروں نے چودہ پندرہ سال جدوجہد کی تھی اور بدقسمتی سے آپس کے اختلافات کی وجہ سے فسادات میں لگ گئے آج میں انکو بھی کہتا ہوں کہ انھیں سوچنا ہے کہ ان طالبان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی وہ تمام اور عظیم قربانیاں بچالیں۔ یہ ربانی حکمت یار یا مجددی گیلانی اور مسعود احمد شاہ اور محمد نبی، محمدی مولانا یونس خالص استاذ سیاف اور جلال الدین حقانی گویا سب کے خوش ہونے کا موقع ہے۔ کہ جو کام ان سے نہیں ہوسکا۔ اللہ نے ان کے بچوں سے جو مدرسوں کے طالب علم تھے، جنہیں طالبان کہا جاتا ہے۔ یورپ اور دیگر ممالک سے اکثر صحافی ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ پانچ مہینوں سے دارالعلوم حقانیہ میں انہوں نے کئی انٹرویو ریکارڈ کئے اور دارالعلوم کی ایک ایک اینٹ کی فلم ان لوگوں نے بنائی ہے۔ ان لوگوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ طالبان کوئی غیر انسانی مخلوق ہیں۔ کوئی جنگلی گروہ ہے۔ خود مجھ سے بہت سے یورپین صحافیوں نے پوچھا کہ ان کا ماں باپ بھی ہوتا ہے۔ ان کی فیملی اور خاندان بھی ہوتا ہے۔ یہاں ان کا تو نام بھی عبدالرحمان وغیرہ ہے۔ انہوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اچھا ان نام بھی ہیں ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو یورپ میں مشہور ہے کہ یہ جنگل سے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں۔ نہ ان کا گھر ہوتا ہے نہ ان کی فیملی ہوتی ہے، اور یہاں جو عبداللہ اور عبدالرحمن جو انہوں نے سنا تو حیرت میں رہ گئے کہ ان کا نام بھی ہے۔ ظالموں نے کتنا غلیظ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔ کہ طالبان کے لفظ کو گالی بنا دیا ہے۔ میں نے کہا ظالمو یہ سٹوڈنٹ ہیں۔ ہم پشتو میں جمع کے لئے طالبان کہتے ہیں۔ جیسے ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالبعلم ہے۔ دارالعلوموں کے طلباء اور سٹوڈنٹ ہے۔ اور جب ملک بالکل کسی تباہی کے دہانے پر پہنچتا تھے

نو نوجوان اٹھتے ہیں ۔ انقلاب فرانس ہو یا جو بھی ہو بڑے انقلاب آئے ان کو اللہ تعالیٰ نے سٹوڈنٹ کے ذریعے بنایا ہے ، تو جب یہ پیمانہ لبریز ہوگیا ۔ مصلحت کی ہر طرح کوشش تباہی کا ذریعہ بن گئی ۔ نہ اللہ کو دیکھا نہ رسولؐ اللہ کو دیکھا ، امام کعبہ کو ہم افغانستان بار بار لے گئے ۔ یہ لوگ مہینوں وہاں کیمپوں میں رہے ۔ جنرل حمید گل صاحب ، جنرل ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے علماء اور ہم سب نے کوشش کیں کہ خدا کیلئے اکھٹے ہوجاؤ ۔ جہاد کو تباہی سے بچاؤ ۔ طالبان نے کہا ہم اپنی تعلیم مکمل کریں گے تم اکھٹے ہوکر حکومت سنبھالو ۔ طالبان آسمان سے نہیں آئے ۔ جہادی تنظیموں کے لیڈروں نے جہاد نہیں کیا تھا وہ تو کمانڈ کررہے تھے ۔ جہاد میں یہی بچے تھے ۔ مدرسوں میں چودہ سال پڑھتے بھی تھے اور جہاد بھی کرتے تھے ، لوگ شور مچاتے ہیں کہ یہ ٹینک کیسے چلاتے ہیں ۔ ارے ظالموں چودہ سال میں انہوں نے سب کچھ کیا ہے ۔ تین مہینے جہاد میں تین مہینے مدرسوں میں علم حاصل کرنے آئے تھے ۔ اصحاب صفہ کے طرح تعلیم بھی حاصل کرتے اور جہاد کے لئے بھی جایا کرتے تھے ۔ اور یہ طالبان کا فرض تھا کہ جہاد کو بچالیں ۔ جہاد ان کے بغیر نہیں بچ سکتا تھا ۔ ان کو لالچ نہیں تھی ۔ ان کو ہوس نہیں تھا ۔ ان کی کوئی پلاننگ نہیں تھی کہ کرسی تک پہنچنے کی ۔ یہ سہولت پسند اور عیاش نہیں تھے ۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو اٹھ کھڑے ہوئے ظالم کے خلاف اور اللہ تعالیٰ نے افغانستان کو اور جہاد کو بچالیا ۔ پورا عالم ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے ۔ ایک قیامت ہے طالبان کے خلاف کہ یہ وحشی ہیں ، غیر مہذب ہیں ۔ اور عورتوں کو مارتے ہیں ۔ داڑھیاں نوچتے ہیں ۔ یہ سارا پروپیگنڈہ اور طوفان اب ختم ہوا ۔ انشاء اللہ یہ دنیا ڈھنڈے کی ہے ، ڈھنڈے کے زور سے اقوام متحدہ اور امریکہ بھی خود پینترے بدلے گا ۔ میں نے جمعہ کے دن تقریر میں کہا تھا آپ لوگوں کو یاد ہوگا اور پاکستان کو میں نے وارننگ دی تھی ۔ کہ منافقت اور کمینگی سے باز آجاؤ ۔ یہ وسیع البنیاد حکومت کا گانا چھوڑ دے ۔ امریکہ کو خوش کرنے کیلئے اور میں نے کہا کہ اگر پاکستان اسے تسلیم نہیں کرتا ان طالبان کو ۔ خدا کی قسم میں نے کہا تھا کہ دودن بعد ذلیل ہوکر پاکستان کو اسے تسلیم کرنا ہوگا ۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا ؟ اور اللہ تعالیٰ نے دودن پورے نہیں کیئے تھے کہ مزار شریف فتح ہوگیا ۔ آج چاہے یا نہ چاہے پاکستان اپنی دم ہلائے گا ۔ وہ بدقسمت ہے اسکے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا بڑا انعام عطاء فرمایا کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دی ، فوج دی ، ایک دفاعی لائن دے دی ، ایک فولادی طاقت دے دی ۔ کہ بھارت کے مقابلہ میں اب پاکستان اکیلا نہیں ہے ۔ اور تمام وسط ایشیاء کی تجارت آج افغانستان کے ہاتھ میں طالبان کی وجہ سے ہے ۔ تمام وسائل ، پائپ لائن اور گیس سب ان کے ذریعے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا ۔ ہمارے حکمرانوں کو شرم آنی چاہیئے کہ پانچ رکنی ممالک میں آپ نے تو بھگوڑوں کو بٹادیا ۔ پاکستان نے آواز نہیں اٹھائی کہ

افغانستان سے طالبان کو بلاؤ۔ تم محتاج تو ان کے ہو۔ راستے ان سے مانگتے ہو۔ گیس انہیں سے مانگو گے اور طالبان کو شریک کرنے کے لئے تجویز نہیں دے سکتے ہو۔ بہرحال یہ ایک داستان غم ہے۔ ہمارے جنرل حمید گل جو یہاں موجود ہیں جہاد افغانستان کا ایک موثر کردار ہیں۔ یہ پلاننگ اور منصوبے یہ اسلحہ اور جہاد یہ ساری کوششیں ضیاء الحق شہید کی فیضان تھیں اور منصوبہ صرف یہ نہیں تھا کہ افغانستان سے روس کو بھگائیں۔ ان کا منصوبہ بڑا عظیم تھا۔ اگر موقع ملتا تو تاریخ کا رخ بدل جاتا۔ وسط ایشیاء کی ساری ریاستوں پر اسلام کا پرچم لہرانا تھا۔ وہ سات ریاستیں تاجکستان، ازبکستان، ایران، افغانستان اور ترکی وغیرہ کی یہ نودس ریاستوں کا بہت بڑا سپر پاور بنتا تھا اور ساری پلاننگ اور ضیاء الحق شہید صاحب اور انکے دو تین ساتھیوں کی تھی۔ یہ افغانستان کے محسن ہیں بلکہ پوری امت کے محسن ہیں۔ الحمدللہ جناب حمید گل صاحب برحق انسان ہیں۔ جب ان کو پتہ چلا کہ یہ حق پر ہیں کہ یہ امریکہ اور یہودیوں کے ایجنٹ نہیں ہیں۔ اپنی رائے بدل دی۔ فوراً طالبان کے حق میں اٹھ کھڑے ہوگئے۔ آج اگر ضیاء الحق شہید زندہ ہوتے تو ان کو خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ آج ان کی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی روحیں کتنی خوش ہوں گی۔

محترم بزرگو پورا عالم اسلام منافقین کے شکنجے میں ہے۔ امریکہ کے پٹوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ایک فیصلہ کن جہاد شروع ہوچکا ہے۔ عالم اسلام میں ایک طرف امریکہ ہے دوسری طرف دین کو چاہنے والی مرمٹنے والی قوتیں ہیں، اور درمیان میں حکمرانوں کے ٹولے سیاستدانوں کے ٹولے ہیں۔ جو ہمارے اس نظام کو تبدیل نہیں ہونے دیتے۔ وہ اپنے ہاں اسلام کے قدم جمانے کیلئے تیار نہیں۔ پاکستان اور الجزائر۔ مصر اور شام ان تمام ملکوں میں یہ جنگ شروع ہے۔ کفر اور اسلام کی جنگ اس کیلئے آپ لوگوں نے تیاری کرنی ہے۔ فارغ نہیں بیٹھنا ہے۔ انشاء اللہ آپ مقدمۃ الجیش ثابت ہونگے۔ آپ نے نمونہ قائم کردیا ہے۔ اسلامی قوتوں کو ایک حوصلہ ملا ہے۔ ایک ولولہ ملا ہے۔ اور مجھ پر ٹی وی والوں نے اعتراض کیا الیکشن آور میں کہ آپ طالبان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں یہ الزام سرآنکھوں پر لیتا ہوں یہ تو میرا سب سے بڑا افتخار ہے یہ میرے بچے ہیں میری تمنا ہے کہ پاکستان میں بھی ان منافقوں سے ان خبیث حکمرانوں سے اور سیاستدانوں سے ہمیں چھٹکارا ملے۔ پاکستان میں بھی یہاں کے طالبان اٹھیں، سوڈان اور شام میں شام کے طلباء اٹھیں۔ میری اس بات کو لوگوں نے دل کی بات سمجھا اور پورے ملک میں دوسرے ان طالبان طالبان نجات پاکستان طالبان کی آوازیں گونج اٹھیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی طالبان جیسی پاکیزہ اور منظم تحریک اٹھا دے۔ تاکہ پاکستان کے عوام پر بھی اسلامی نظام کے ثمرات مرتب ہوں۔ (آمین)

٭٭٭

دارالعلوم حقانیہ جہاد کی اولین اور سب سے بڑی اکیڈمی ہے۔

جنرل حمید گل | معزز مہمانان گرامی اساتذہ کرام مجاہد اور میرے محترم طالب علم بھائیو!

کل جو تاریخ گزر گئی۔ ۲۴ مئی ۱۹۹۷ء وہ ایک نشان اور ایک ایسی تاریخ چھوڑ گئی، جو صدیوں تک ملت اسلامیہ کیلئے باعث فخر ہوگی۔ کل کے دن طالبان بغیر کسی مزاحمت کے مزار شریف میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ اللہ کی شان ہے کہ طالبان نے بے سروسامانی کے عالم میں وہ کارہائے نمایاں انجام دئیے۔ جس پر تمام عالم اسلام ناز کریگا۔

طالبان جو معصوم ہیں۔ ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے صرف ایک جذبہ تھا۔ ۱۵ آدمیوں کا جو قافلہ چلا تھا وہ آج ایک عظیم کاروان بن چکا ہے۔ یہ قافلہ اس عزم کے ساتھ چلا تھا۔ کہ اس مقدس سرزمین سے فسق و فجور اور الحاد کا جو طوفان اٹھا ہے اس کو ختم کرکے دم لیں گے۔ آج وہ اس میں کامیاب ہوگئے۔

افغانستان کے تاریخ میں طالبان کا کیا کردار ہوگا؟ اس میں شبہہ نہیں کہ میں طالبان کے بارے میں خدشات کا شکار تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں اس کے دو وجوہات ہیں۔ کیونکہ میں طویل عرصے سے جو مجاہدین گروپ وہاں کے جہاد میں روس کے خلاف نبرد آزما تھے ان کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات تھے۔ ان کے ساتھ ایک محبت کا احترام کا انس کا رشتہ تھا۔ دوسری بات یہ کہ میں سمجھتا تھا کہ طالبان ناسمجھ ہیں اور ان کے پاس طاقت کی کمی بھی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ طالبان بیرونی سازش اور ریشہ دوانیوں کا شکار نہ ہوجائیں، کیونکہ میں میں جانتا ہوں کہ جہاد کے جذبے کو کچل دینا جہاد کو بدنام کرنا افغانستان کو تقسیم کرنا اور اسلام کی ابھرتی ہوئی قوتوں کو دبا دینا اس وقت پوری دنیا کے سامنے یہی ایک ہدف رہ گیا ہے۔ روس کی شکست کھانے کے بعد وہاں ایک واحد ہدف ان کے پاس جو رہ گیا ہے جس سے وہ بہت خائف ہیں اور خوفزدہ ہیں۔ اسلام کو اور مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے جذبہ جہاد کو بدنام کرلیا جائے۔ کیونکہ خدشہ یہ تھا کہ کہیں یہ معصوم اور سادہ لوح طالبعلم کسی بیرونی سازش کا شکار نہ ہوجائیں۔ اور اب مجھے دو سال ہوئے افغانستان نہیں گیا۔ اس دوران میں نے جہاں غور سے تجزیہ کیا اور غور سے سٹڈی کی کہ طالبان کی ہئیت اور حیثیت کیا ہے؟ میں اعتراف کرتا ہوں آپکے سامنے کہ جو میرا "اور یجنل نقطہ نظر" تھا اب مجھ پر حقیقت حال واضح ہوچکی ہے، میں اپنے سابقہ رویے پر معافی خواستگار ہوں میں نے دیکھ لیا کہ طالبان ایک باشعور اور تجربہ کار اور منظم قوم ہے۔ اور دین سے مخلص ہیں اور ان میں دور